عصرِ حاضر کی تقریباً تمام تحقیقات سے استفادہ شدہ

جدید محقق ایڈیشن

تفسیرِ ابنِ کثیر

جلد: 6

از تحقیقات و تعلیقات

الشیخ ناصر الدین البانی
الشیخ المحدث شعیب الارنووط
الشیخ عبد الرزاق مہدی
الشیخ مصطفیٰ السید محمد
الشیخ محمد فضل عجماوی
الشیخ حسن عباس قطب
الشیخ محمد السید رشاد
الشیخ علی احمد الباقی
الشیخ زبیر علی زئی
الشیخ مبشر احمد ربانی



تالیف
حافظ عماد الدین ابنِ کثیر الدمشقی

ترجمہ
مولانا محمد جوناگڑھی

اہتمام تخریج و تحقیق
حافظ عمران ایوب لاہوری

ناشر
فقہ الحدیث پبلیکیشنز

ڈسٹری بیوٹر
نعمانی کتب خانہ

ابو امیمہ اویس

QLRF

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالضُّحٰی ۙ﴿۱﴾ وَالَّیۡلِ اِذَا سَجٰی ۙ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ؕ﴿۳﴾ وَلَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی ؕ﴿۴﴾

وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی ؕ﴿۵﴾ اَلَمۡ یَجِدۡکَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی ۪﴿۶﴾ وَوَجَدَکَ ضَآلًّا

فَہَدٰی ۪﴿۷﴾ وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰی ؕ﴿۸﴾ فَاَمَّا الۡیَتِیۡمَ فَلَا تَقۡہَرۡ ؕ﴿۹﴾ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡہَرۡ ؕ﴿۱۰﴾

وَاَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ ﴿٪۱۱﴾

ع-۱۱-۱۸

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا بخشش کرنے والا نہایت مہربان ہے

قسم ہے چاشت کے وقت کی○ اور قسم ہے رات کی جب چھا جائے○ نہ تو تیرے رب نے تجھے چھوڑا نہ بیزار ہو گیا۔ یقیناً تیرے لئے انجام آغاز سے بہتر ہے○ تجھے تیرا رب بہت جلد انعام دے گا اور تو راضی خوش ہو جائے گا○ کیا اس نے تجھے یتیم پا کر جگہ نہیں دی؟○ اور تجھے راہ بھولا پا کر ہدایت نہیں دی○ اور تجھے تنگ دست پا کر تونگر نہیں بنا دیا؟○ پس یتیم کو تو بھی نہ دبا○ اور سوال کرنے والے کو نہ ڈانٹ ڈپٹ○ اور اپنے رب کے احسانوں کو بیان کرتا رہ○

مسند احمد میں ہے کہ حضور ﷺ بیمار ہو گئے اور ایک یا دو راتوں تک آپ تہجد کی نماز کے لئے نہ اٹھ سکے تو ایک عورت کہنے لگی تجھے تیرے رحمان نے چھوڑ دیا اس پر یہ اگلی آیتیں نازل ہوئیں (بخاری و مسلم وغیرہ) [1] حضرت جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام کے آنے میں کچھ دیر ہوئی تو مشرکین کہنے لگے یہ تو چھوڑ دیئے گئے تو اللہ نے ''والضحیٰ سے ماقلیٰ'' تک کی آیتیں اتاریں [2] اور روایت میں ہے کہ حضور ﷺ کی انگلی پر پتھر مارا گیا جس میں سے خون نکلا اور جس پر آپ نے فرمایا:

هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ   وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ

''یعنی تو صرف ایک انگلی ہے اور راہ اللہ میں تجھے یہ زخم لگا ہے۔''

طبیعت کچھ ناساز ہو جانے کی وجہ سے دو تین راتیں آپ بیدار نہ ہوئے جس پر اس عورت نے ناشائستہ الفاظ نکالے اور یہ آیتیں نازل ہوئیں' کہا گیا ہے کہ یہ عورت ابولہب کی بیوی ام جمیل تھی اس پر اللہ کی مار' آپ کی انگلی کا زخمی ہونا اور اس موزوں کلام کا بے ساختہ زبان مبارک سے ادا ہونا تو بخاری و مسلم میں بھی ثابت ہے [3] لیکن ترک

---

[1] [صحیح: صحیح بخاری: کتاب التہجد: باب ترک القیام للمریض (۱۱۲۴)، (۴۹۵۰) صحیح مسلم: کتاب الجہاد: باب ما لقی النبی من اذی المشرکین والمنافقین (۱۷۹۷) ترمذی: کتاب التفسیر: باب ومن سورۃ الضحیٰ (۳۳۴۵) مسند احمد (۳۱۲/۴)]

[2] [صحیح: صحیح مسلم: کتاب الجہاد: باب ما لقی النبی من اذی المشرکین والمنافقین (۱۷۹۷)]

[3] [صحیح: صحیح بخاری: کتاب الادب: باب ما یجوز من الشعر والرجز والحداء وما یکرہ منہ (۶۱۴۶) صحیح مسلم: کتاب الجہاد: باب ما یقی النبی من اذی المشرکین والمنافقین (۱۷۹۶)]

قیام کا سبب اسے بتانا اور اس پر ان آیتوں کا نازل ہونا یہ غریب ہے۔ ابن جریر میں ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا کہ آپ کا رب آپ سے کہیں ناراض نہ ہو گیا ہو؟ اس پر یہ آیتیں اتریں۔ [1] اور روایت میں ہے کہ جبرائیل علیہ السلام کے آنے میں دیر ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت گھبرائے اس پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے یہ سبب بیان کیا اور اس پر یہ آیتیں اتریں' یہ دونوں روایتیں مرسل ہیں اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا نام تو اس میں محفوظ نہیں معلوم ہوتا' ہاں یہ ممکن ہے کہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے افسوس اور رنج کے ساتھ یہ فرمایا ہو' واللہ اعلم۔ ابن اسحاق اور بعض سلف رحمہم اللہ نے فرمایا کہ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنی اصلی صورت میں ظاہر ہوئے تھے اور بہت ہی قریب ہو گئے تھے اس وقت اسی سورت کی وحی نازل فرمائی تھی' ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ وحی کے رک جانے کی بنا پر مشرکین کے اس ناپاک قول کی تردید میں یہ آیتیں اتریں' یہاں اللہ تعالیٰ نے دھوپ چڑھنے کے وقت کی' دن کی روشنی اور رات کے سکون اور اندھیرے کی قسم کھائی جو قدرت اور خلق خالق کی صاف دلیل ہے' جیسے اور جگہ ہے ﴿وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ○ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى﴾ [2] اور جگہ ہے ﴿فَالِقُ الْاِصْبَاحِ﴾ [3] الخ' مطلب یہ ہے کہ اپنی اس قدرت کا یہاں بھی بیان کیا ہے' پھر فرماتا ہے کہ تیرے رب نے نہ تو تجھے چھوڑا نہ تجھ سے دشمنی کی' تیرے لئے آخرت اس دنیا سے بہت بہتر ہے۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں سب سے زیادہ زاہد تھے اور سب سے زیادہ تارک دنیا تھے' آپ کی سیرت کا مطالعہ کرنے والے پر یہ بات ہرگز مخفی نہیں رہ سکتی۔ مسند احمد میں ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بوریئے پر سوئے' جسم مبارک پر بوریئے کے نشان پڑ گئے جب بیدار ہوئے تو میں آپ کی کروٹ پر ہاتھ پھیرنے لگا اور کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیوں اجازت نہیں دیتے کہ اس بوریئے پر کچھ بچھا دیا کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دنیا سے کیا واسطہ؟ میں کہاں دنیا کہاں؟ میری اور دنیا کی مثال راہرو سوار کی طرح ہے جو کسی درخت تلے ذرا سی دیر ٹھہر جائے پھر اسے چھوڑ کر چل دے۔ یہ حدیث ترمذی میں بھی ہے اور حسن ہے [4] پھر فرمایا تیرا رب تجھے آخرت میں تیری امت کے بارے میں اس قدر نعمتیں دے گا کہ تو خوش ہو جائے ان کی بڑی تکریم ہو گی اور آپ کو خاص کر کے حوض کوثر عطا فرمایا جائے گا جس کے کنارے کھوکھلے موتیوں کے خیمے ہوں گے جس کی مٹی خالص مشک کی ہو گی۔ یہ حدیثیں عنقریب آ رہی ہیں' انشاء اللہ تعالیٰ۔ ایک روایت میں ہے کہ جو خزانے آپ کی امت کو ملنے والے تھے وہ ایک ایک کر کے آپ کو بتا دیئے گئے۔ آپ بہت خوش ہوئے اس پر یہ آیت اتری۔ جب ایک ہزار محل آپ کو دیئے گئے' ہر ہر محل میں پاک بیویاں اور بہترین خادم ہیں۔ [5] ابن عباس رضی اللہ عنہما تک اس

---

[1] [مرسل : تفسیر ابن جریر الطبری (۳۷۵۱۲)] [2] [سورہ اللیل : آیت ۱۔۲]

[3] [سورہ الانعام : آیت ۹۶]

[4] [صحیح : مسند احمد (۴۴۱/۱) ترمذی : کتاب الزھد : باب ما الدنیا الا کراکب استظل (۲۳۷۷) ابن ماجه : کتاب الزھد : باب مثل الدنیا (۴۱۰۹)] امام ترمذیؒ نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔ شیخ البانیؒ نے اسے صحیح کہا ہے۔ [صحیح ترمذی] شیخ عبدالرزاق مہدی بھی اسے صحیح کہتے ہیں۔]

[5] [تفسیر ابن جریر الطبری (۳۷۵۱۳) مستدرك حاكم (۵۲۶/۲)]

کی سند صحیح ہے اور ایسی بات بغیر حضور ﷺ سے سنے روایت نہیں ہوسکتی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور ﷺ کی رضامندی میں سے یہ بھی ہے کہ آپ کے اہل بیت میں سے کوئی دوزخ میں نہ جائے‘ حسن فرماتے ہیں اس سے مراد شفاعت ہے۔ ابن ابی شیبہ میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا ہم وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ نے آخرت دنیا پر پسند کرلی ہے‘ پھر آپ نے آیت ﴿وَلَسَوْفَ﴾ کی تلاوت فرمائی ① پھر اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں جتاتا ہے پہلی نعمت یہ بیان فرمائی کہ آپ کی یتیمی کی حالت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کا بچاؤ کیا اور آپ کی حفاظت کی اور مقام ومرتبہ فرمایا۔ آپ کے والد کا انتقال تو آپ کی پیدائش سے پہلے ہوچکا تھا۔ بعض کہتے ہیں ولادت کے بعد ہوا‘ چھ سال کی عمر میں والدہ صاحبہ کا بھی انتقال ہوگیا‘ اب آپ دادا کی کفالت میں تھے لیکن جب آٹھ سال کی عمر ہوئی تو دادا کا سایہ بھی اٹھ گیا اب آپ اپنے چچا ابوطالب کی پرورش میں آئے‘ ابوطالب دل وجان سے آپ کی نگرانی اور امداد میں رہے۔ آپ کی بڑی عزت وتوقیر کرتے اور قوم کی مخالفت کے چڑھتے طوفان کو روکتے رہتے تھے اور اپنی جان کو بطور ڈھال کے پیش کردیا کرتے تھے‘ کیونکہ چالیس سال کی عمر میں آپ کو نبوت مل چکی تھی اور قریش سخت تر مخالف بلکہ دشمن جان ہوگئے تھے‘ ابوطالب باوجود بت پرست مشرک ہونے کے آپ کا ساتھ دیتا تھا اور مخالفین سے لڑتا بھڑتا تھا‘ یہ تھی منجانب اللہ حسن تدبیر کہ آپ کی یتیمی کے ایام اسی طرح گزرے‘ اور مخالفین سے آپ کی خدمت اس طرح لی‘ یہاں تک کہ ہجرت سے کچھ پہلے ابوطالب بھی فوت ہوگئے‘ اب سفہاء وجہلا قریش اٹھ کھڑے ہوئے تو پروردگار عالم نے آپ کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی رخصت عطا فرمائی اور اوس وخزرج جیسی قوموں کو آپ کا انصار بنادیا‘ ان بزرگوں نے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو جگہ دی‘ مدد کی‘ حفاظت کی اور مخالفین سے سینہ سپر ہوکر مردانہ وار لڑائیاں کیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب سے خوش رہے۔ یہ سب کا سب اللہ کی حفاظت اور اس کی عنایت‘ احسان اور اکرام سے تھا۔ پھر فرمایا کہ راہ بھولا پاکر صحیح راستہ دکھایا جیسے اور جگہ ہے ﴿مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ﴾ ② الخ‘ یعنی اسی طرح ہم نے اپنے حکم سے تمہاری طرف روح کی وحی کی۔ تم یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ ایمان کیا ہے؟ تمہیں نہ کتاب کی خبر تھی بلکہ ہم نے اسے نور بنا کر جسے چاہا ہدایت کردی۔ بعض کہتے ہیں مراد یہ ہے کہ حضور ﷺ بچپن میں مکہ کی گلیوں میں گم ہوگئے تھے اس وقت اللہ لوٹا لایا۔ بعض کہتے ہیں شام کی طرف اپنے چچا کے ساتھ جاتے ہوئے رات کو شیطان نے آپ کی اونٹنی کی نکیل پکڑ کر راہ سے ہٹا کر جنگل میں ڈال دیا پس جبرائیل علیہ السلام آئے اور پھونک مار کر شیطان کو تو حبشہ میں ڈال دیا اور سواری کو راہ لگا دیا۔ بغوی نے یہ دونوں قول نقل کئے ہیں‘ پھر فرماتا ہے بال بچوں والے ہوتے ہوئے تنگ دست پاکر ہم نے آپ کو غنی کردیا‘ پس فقیر صابر اور غنی شاکر ہونے کے درجات آپ کو مل گئے۔ صلوات اللہ وسلامہ علیہ۔ حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ سب حال نبوت سے پہلے کے ہیں۔ بخاری ومسلم وغیرہ میں ہے رسول اللہ ﷺ

---

① [ضعیف : ابن ابی شیبہ (۳۷۷/۷)] اس کی سند میں یزید بن ابی زیاد راوی ضعیف ہے۔]

② [سورۃ الشوریٰ : آیت ۵۲]